Oriental College Magazine, Vol.102, No. 03, Serial No. 385, 2026

عائشہ الباعونیہ کی نعتیہ شاعری میں رحمت عالم ﷺ کا تصور
(ایک فکری اور ادبی مطالعہ)

زیب النساء، پی ایچ ڈی
اسسٹنٹ پروفیسر (عربی)، گورنمنٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین، شیخوپورہ

The prophetic concept of Mercy in the Na't Poetry of Ā'ishah al-Bā'ūniyyah: A critical and Literary Exploration

Zaib Un Nisa, PhD
Assistant Professor of Arabic
Govt Graduate College (W) Sheikhupura

Abstract

Arabic poetry is rich with the treasure of Naat and possesses such distinctive characteristics which make it unique and unparalleled. In the Islamic world, Na't poetry has flourished alot alongside other form of poetry not merely on tradition and imitation, but on the basis of feelings and emotion of love, affection and ecstatic devotion. Aisha bint Yusuf al-Ba'uniyyah (d. 922 AH/ 1517 CE) in the fifteen century AD, was a distinguished Sufi poetess and scholar of the Abbasid-era tradition. Her Na't poetry, which is adorned and embellished with the love for the Messenger of Allah (ﷺ) reflects mystical insight, deep spiritual knowledge and profound devotion In al-Ba'uniyyah's poetry the concept of "Mercy to the world" (Rahmat li'l-Alamin) is not limited to Muslims alone, rather, it appears as a universal message of guidance, compassion, goodness and love for all nations and all creation. This research examines the extended connotations of "Rahmat-ul-lil-Almeen" in the Arabic poetry of al-Ba'uniyyah and to analyze its various dimensions, of individual, society, ethics, spirituality, character, and universal humanism. It explores how her Na't poetry encompasses not merely literary genre but rather a means and source for universal embodiment of mercy, moral reformation, inner purification, human refinement and spiritual elevation. The aim of this research is to explain and highlight how these ideas can contribute to adressing the spiritual and moral challenges faced by humanity in this contemporary age.

Keywords: Ā'ishah al-Bā'ūniyyah, Rahmat li'l-Alamin, prophetic praise spirituality, universal message

بلاشبہ عربی شاعری نعت کے ذخیرے سے مالامال ہے اور وہ ایسی خصوصیات کی حامل ہے جو ایک منفرد اور اپنی مثال آپ ہے۔ عالم اسلام میں نعتیہ شاعری کے افق پر شعراء کے ساتھ ساتھ شاعرات بھی خوب آب و تاب کے ساتھ جلوہ گر ہیں اور نعت گوئی کی اساس محض روایت اور تقلید نہیں بلکہ عشق و محبت اور والہانہ وابستگی کے احساسات و جذبات کی بنیاد پر قائم نظر آتی ہے۔

عائشہ بنت یوسف الباعونیہ (۹۲۲ ھ /۱۵۱۷ء) پندرھویں عیسوی میں عباسی دور کی ممتاز صوفی شاعرہ عالمہ اور ادیبہ ہے، اُن کی نعتیہ شاعری عشق رسول ﷺ، روحانی معرفت اور تصوف کے گہرے رنگوں سے مزّین اور آراستہ ہے۔ الباعونیہ کی شاعری میں "رحمت اللعالمینی" کا تصور محض مسلمانوں تک محدود نہیں بلکہ یہ اقوامِ عالم، تمام مخلوقات اور ہر زمانے کے لیے ہدایت، خیر، شفقت و محبت کے عالمگیر پیغام کی صورت میں نمایاں ہوتا ہے۔

زیرِ نظر تحقیق عائشہ الباعونیہ کی شاعری میں موجود "رحمت اللعالمینی" کے ان توسیعی مفاہیم کا جائزہ لیتی ہے جو کہ فرد، معاشرہ، اخلاق و کردار، روحانیت اور عالمی انسان دوستی کے مختلف پہلوؤں کا احاطہ کرتی ہے۔ الباعونیہ کے نزدیک نعت مبارکہ صرف ادبی صنف نہیں بلکہ یہ سماجی و معاشرتی تربیت، اخلاقی اصلاح، باطنی تزکیہ اور انسانی تطہیر و روحانی ارتقاء کے حصول کا وسیلہ اور بنیاد ہے۔

اس تحقیق کا مقصد عائشہ الباعونیہ کے نعتیہ سرمایہ ادب میں موجود رحمت اللعالمینی کے روحانی، فکری اور اخلاقی ابعاد کو نمایاں کرنا اور اس امر کی وضاحت کرنا ہے کہ انکی شاعری عصر حاضر میں انسانی اخوت، بین المذاہب ہم آہنگی اور عالمی امن کے فروغ کے لئے بھی اہم اور نمایاں معنوی امکانات رکھتی ہے۔

عربی میں اس مقصد کے لیے "مدح" کا لفظ مستعمل ہے، اور عام ہے۔ نظم و نثر دونوں پر اس کا اطلاق ہوتا ہے، اور انبیاء و اولیاء یا عام انسان ہوں، ہر ایک کی تعریف و ستائش اس ضمن میں آتی ہے۔(۱) کسی انسان کی خوبیوں اگر اس کی زندگی میں بیان کی جائیں تو اس کو مدح کہا جائے گا، اور اگر اس کے مرنے کے بعد اس کے اوصاف و مناقب کا ذکر کیا جائے تو اس کو مرثیہ کہتے ہیں۔ لیکن آنحضرت ﷺ کی ذات گرامی اس قاعدہ سے مستثنیٰ ہے۔ آپ ﷺ کی وفات کے متصلاً بعد آپ ﷺ کی شان میں جو قصیدے کہے گئے جیسے حضرت حسانؓ نے حضرت ابن رواحہؓ کے کہے ہوئے اشعار یا وہ اشعار جن کی نسبت حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کی طرف جاتی ہے، ان کے لئے تو علمائے ادب و سیرت نے مرثیہ کا لفظ استعمال کیا ہے، کیونکہ ان اشعار میں آپ ﷺ کی جدائی سے پیدا ہونے والے تاثرات کا ذکر ہے، لیکن ان چند قصائد اور متفرق اشعار کو چھوڑ کر بھی آپ ﷺ کی شان میں کہا گیا یا کہا جاتا رہے گا وہ سب مدح کے ضمن میں آئے گا۔

عائشہ (۲) بنت یوسف بن احمد بن ناصر بن خلیفہ الباعونی، شاعرہ، ادیبہ، شیخہ، عالمہ، عاملہ اور اُم عبد الوہاب الصوفیہ سمیت وہ زندگی بھر کئی القابات سے مشہور و معروف رہیں جن میں "الدمشقیہ" دمشق کی نسبت کی وجہ سے ہے اور " الباعونیہ " بنو باعون کی نسبت سے ہے۔ مؤرخین اور سوانح نگاروں نے انکی پیدائش کے متعلق واضح ذکر نہیں کیا تاہم یہ کہا جاسکتا ہے کہ وہ تقریبا ۸۶۴ ہجری ۱۴۵۹ عیسوی میں صالحیہ (دمشق کا علاقہ) میں پیدا ہوئیں (۳) اور وہیں پرورش پائی۔

عائشہ باعونیہ اَدب، فقہ، علم، قضاء اور وجاہت و عزت والے گھرانے میں پروان چڑھیں، باعونی خاندان کے طریقہ تدریس کے مطابق انکے خاندان کے کچھ صاحب علم افراد ان کے ابتدائی اساتذہ تھے۔ انکے دادا احمد بن محمد باعونی (ت ۱۴۱۳ء) دمشق کے قاضی اور شہر کے مشہور علماء و مشائخ میں سے تھے۔ انہوں نے اپنے بھائی اسماعیل صوفی سے صفد میں علم حاصل کیا۔ اور انکے بھائی احمد اور محمد نے اپنے چچا البرہان الباعونی سے علم حاصل کیا۔(۴) انھوں نے آٹھ سال کی عمر قرآن کریم مکمل حفظ کر لیا۔(۵) اور اپنے زمانہ کے کئی معروف مشائخ اکرام سے نحو، فقہ اور علم العروض پڑھا۔ ان کے مشائخ میں جمال الحق، والدین اسماعیل الحوارنی اور علامہ محی الدین الأموری شامل ہیں۔(۶) عائشہ نے اسماعیل الخوارزمی اور پھر ان خلیفہ یحیٰ الأموری کے ہاتھ پر بیعت کی ۔

تاریخی کتب نے عائشہ کا ذکر ایک ادیبہ، فاضلہ عاقلہ، متقیہ اور ذہین خاتون کے طور پر کیا ہے۔ انہوں نے اپنے دور کے جید مشائخ اور قاہرہ و دمشق کے معروف مدارس میں علم وادب حاصل کیا بعد ازاں انہیں تدریس و فتوی کی اجازت ملی، قابل ذکر بات یہ کہ انہیں چاروں مذاہب کے فقہ اور سیرت طیبہ مطہرۃ میں گہری واقفیت و مہارت حاصل تھی نیز تصوف کا وسیع علم رکھتیں غرضیکہ آپ بیسویں صدی سے قبل اسلامی تاریخ کی سب سے زیادہ عربی کلام اور کتب تحریر کرنے والی مایہ ناز خاتون شمار کی جاتی ہیں۔ انہوں نے سیرت، تصوف، نعت اور فقہ پر ۲۵ سے زائد اہم کتب لکھیں، بديعية (الفتح المبين في مدح الأمين)(۷)، مولد النبی ﷺ للباعونية(۸)، در الخالص في بحر المعجزات والخصائص (مخطوط)(۹)، (أرجوزة القول البديع) ديوان "فيض الفضل وجمع الشمل"، فتوح الضراعة على صاحب الشفاعة، الزبدة في تخميس البردة، تشريف الفكر في نظم فوائد الذكر، فيض الوفاء في أسماء المصطفىٰ، الذكر، فيض القريب في معراج الحبيب، صلات السلام في فضل الصلاة والسلام، القول البديع في الصلاة الحبيب الشفيع.(۱۰) الإشارات الخفية في المنازل العلية(۱۱)، الملامح الشريفة في الآثار اللطيفة(۱۲)، مدد الورود في مولد

المحمود(۱۳)، المنتخب في أصول الرتب(۱۴)، فتح المجيب(۱۵)، كيفيات الصلاة على النبي ﷺ، المعجزات الخصائص النبوية، الفتح الحقي من منح التلقي(۱۶)، فتوح الحق في مدح سيد الخلق، لواقح الفتوح في أشرف ممدوح، نفائس الدرر في مى مدح سيد البشر(۱۷).

عائشہ الباعونیہ کی نعتیہ شاعری محبت الٰہی، عشق رسول ﷺ اور معرفت کا بحر بیکراں ہے اور ان کے نزدیک "رحمت اللعالمینی" کا تصور محدود اور محض روایتی پس منظر کی بنیاد پر نہیں بلکہ یہ ایک ایسا عالمی و آفاقی مفہوم رکھتا ہے جو تمام عالم انسانیت اور کائنات کو اپنے اندر سموئے ہوئے ہے۔ الباعونیہ کے نزدیک نبی کریم ﷺ کی رحمت عالمگیری کے توسیعی مفاہیم کو درج ذیل اشعار سے سمجھا جاسکتا ہے۔

عَزَّت جلالتُه حَلَّت مكانتُه عَمَّت هدايتُه للخلق بالنعم)(۱۸)

یعنی آپ ﷺ کی شان بلند اور مرتبہ عظیم ہے۔

آپ ﷺ کی ہدایت نے تمام مخلوق کو اپنی نعمتوں کے ساتھ فیض یاب کیا ہے۔

محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات کریمہ ایسی ہے کہ جنکی عظمت و جلال و مقام و مرتبہ تمام مخلوقات سے اعلی اور بلند ہے اور آپ ﷺ کی ہدایت اور رحمت کا دائرہ اس قدر وسیع ترین ہے کہ کائنات کی کوئی چیز اس کی وسعت بے پایاں سے محروم نہیں ہے۔ چنانچہ اس شعر میں باعونیہ نے نہایت بلیغ انداز میں رسول کریم ﷺ کی رفعت شان، عظمت مقام اور عالمگیر ہدایت کو خراج تحسین وعقیدت پیش کیا ہے اور بلاشبہ آپ کی ذات مبارکہ فضائل و کمالات کا ایسا عالمگیر سرچشمہ ہے کہ جسکی مثال انسانی تاریخ میں ملنا ناممکن ہے۔

شاعرہ نے دوسرے مصرعے "عَمَّت هدايتُه للخلق بالنعم" میں رسول کریم ﷺ کی بعثت کے عالمگیر اثرات بیان کیے ہیں اور یہ مصرعہ درحقیقت اس قرآنی پیغام کی ترجمانی کرتا ہے کہ جس میں اللہ رب العزت نے فرمایا کہ اس نے آپ ﷺ کو تمام جہانوں کے لیئے رحمت بنا کر بھیجا، جیسا کہ ارشاد ربانی ہے:

﴿وما ارسلنك الا رحمة للعالمين﴾(۱۹) اور ہم نے آپ ﷺ کو تمام جہانوں کے لیئے رحمت بنا کر بھیجا۔

آپ ﷺ کی ہدایت و رحمت کسی خاص نسل، قوم یا خطے تک محدود نہیں ہے بلکہ تمام انسانیت کے لیے نعمت ہے۔ آپ ﷺ نے بنی نوع انسان کو اخوت، محبت، رحم، عدل اور اخلاقِ حسنہ کا وہ راستہ دکھایا جو آج بھی تمام انسانیت کے لئے خیر، نجات اور سعادت کا سرچشمہ ہے لہذا آپ ﷺ کی ذات طیبہ وہ نعمت جس نے نہ صرف انسان کو اللہ عزوجل سے ملایا، انسان کو انسان سے جوڑا اور انسان کو کائنات کے ساتھ ہم آہنگ کر دیا۔

و حبيبي قمرٌ متّسقٌ في سناه الشمس أضحت كالهُبي(۲۰)

ترجمہ: میرے محبوب ﷺ بدر تمام میں جسکے انوار کے سامنے آفتاب کی بساط بھی محض ایسے ہے جیسے فضامیں اڑتا کوئی بے مایہ ذرہ۔

عائشہ باعونیہ نبی کریم ﷺ کے ظاہری و باطنی جمال کا تذکرہ کرتے ہوئے آپ ﷺ کو "قمر متسق" یعنی کامل اور روشن ترین چاند سے تشبیہ دیتی ہیں شاعرہ کے نزدیک آپ ﷺ کا حسن صرف ظاہری نہیں بلکہ یہ شفقت، تواضع، رحمت، عدل، اخلاق اور کمال انسانیت کا کامل ترین مجموعہ ہے۔ اس شعر میں محض تشبیہ پر اکتفا نہیں کیا گیا بلکہ یہ بھی واضح کیا گیا ہے کہ کائنات کی تمام ظاہری خوبصورتیاں اور روشنیاں رسول کریم ﷺ کے کمالاتِ نورانیہ کے سامنے ماند پڑ جاتی ہیں ۔

طربت روحي بسكري بالهوى وبمن أهوى فنالت سكرتي

يا حياة الروح ياريّ الظما يا حبيب الله يا ساقي الحُمَيّ(۲۱)

ترجمہ: میری روح محبت کے نشے سے سرشار ہوگئی ہے۔ اور وہ محبوب جس سے مجھے عشق ہے (اسکے قرب سے) میری مستی اپنے انجام کو جا پہنچی ہے۔ اے میری روح کی زندگی، اے پیاسے کی سیرابی۔ اے اللہ کے محبوب، اے حرم کے ساقی۔

عائشہ کے اشعار صوفیانہ اصطلاحات سے آراستہ ہیں انہوں نے حب الٰہی اور عشق رسول ﷺ کو "سکر" اور "خمر" کے رموز میں بیان کیا ہے۔ شاعرہ کے نزدیک جب روح عشق رسول ﷺ سے سرشار ہوتی ہے اور دنیا کی تمام مادی اشیاء اور غموں سے آزاد ہو کر وجد میں آجاتی ہے اور یہ وہ سرشاری اور کیف کی کیفیت ہے جو صحابہ کرام کو آپ ﷺ کا چہرہ مبارک دیکھ کر نصیب ہوتا تھا۔

خير النبين، والبرهان متضح عقلاً ونقل فلم نرتب ولم نهم(۲۲)

ترجمہ: آپ ﷺ تمام نبیوں میں سب سے بہتر ہیں
اور آپ ﷺ ایسی دلیل ہیں جو عقل اور نقل کی رو سے بالکل واضح ہیں۔

اس لیے نہ ہم نے شک کیا اور نہ ہم نے سرگرداں ہوئے (گمراہ ہوئے)۔ اس شعر میں عائشہ باعونیہ اہل سنت کا اجماعی عقیدہ بیان کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ آپ تمام انبیاء کرام سے افضل اور بہترین ہیں جیسا کہ ارشاد ربانی بھی ہے: ﴿تلك الرّسلُ فضلنا بعضهم على بعض﴾(۲۳) اور بلاشبہ فضیلت کا تاج سرکار کائنات ﷺ کے سر پر ہے۔ کیونکہ آپ خاتم النبیین ہیں نیز مقام محمود پر فائز ہیں۔ یہ بات اظہر من

الشمس ہے کہ جب دلائل اس قدر واضح ہوں اور عقل و نقل دونوں ایک امر پر متفق ہوں تو کسی بھی دل میں شک اور تردد کی گنجائش باقی نہیں رہتی۔ شاعرہ کے نعتیہ ادب کا یہ حسن ہے کہ وہ کے محبت و عشق کے ساتھ دلیل بھی پیش کرتی ہیں۔

المرتضیٰ المجتبی المخصوص أحمد من اختاره الله قبل اللوح والقلم(۲۴)

ترجمہ: آپ پسندیدہ، برگزیدہ چنے ہوئے احمد ﷺ ہیں۔ جنکو اللہ تعالیٰ نے لوح و قلم سے پہلے منتخب فرمالیا۔

عائشہ باعونیہ کے کلام میں شعری و ادبی حسن جابجا نظر آتا ہے۔ زیر نظر شعر میں وہ "صنعت تکمیل "کا خوبصورتی سے انتخاب کرتے ہوئے کہتی ہیں "احمد ﷺ وہ ہستی جنہیں اللہ رب العزت نے چن لیا" بلاشبہ یہ جملہ اپنے معنی و مفہوم میں وہ کاملیت کا حامل ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا برگزیدہ و منتخب ہونا ہی سب سے بڑی فضیلت ہے۔ لیکن اگلے مصرعے میں " قبل اللوح والقلم " کے الفاظ نے اس انتخاب کی عظمت کو اوج کمال تک پہنچادیا ہے کہ آپ ﷺ کی نبوت و عظمت کائنات کی ہر شے کی تخلیق سے مقدم و اوّل ہے۔ لہذا رسول اللہ ﷺ کی رحمت ازل سے ہے اور تا ابد رہے گی کیونکہ جس عظیم ہستی کا چناؤ لوح و قلم سے بھی قبل ہوا سکی رحمت کی حدود کو کوئی قوم، زمانہ یا وقت محدود نہیں کر سکتا اور یہ ایسی رحمت کا ملہ ہے جس میں کمی کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا اور یہ تمام مخلوقات پر بلا تقسیم ہر حال میں سایہ فگن رہتی ہے۔

للبذل مغتنمٌ بالبشر متسمٌ یسمو بمبتسم کالدُّر منتظم(۲۵)

ترجمہ: آپ ﷺ عطا و سخاوت کے مواقع کو غنیمت جاننے والے اور خندہ پیشانی آپ ﷺ کا وصف خاص ہے۔

آپ ﷺ کی مسکراہٹ ایسی بلند شان ہے جیسے ایک لڑی میں پروئے ہوئے چمکتے موتی۔

یہ شعر رسول کریم ﷺ کے سراپا مبارک اور حسن ظاہری کی عکاسی کرتا ہے۔ باعونیہ اس شعر کے پہلے مصرعے میں رسول کریم ﷺ کے حسن باطن یعنی سخاوت و اخلاق اور حسن ظاہر (دندان مبارک اور حسن تبسم) کو یکجا کر کے فرماتی ہیں کہ محمد ﷺ کائنات کے وہ کامل ترین انسان ہیں جنکی ساری زندگی جود و کرم، ایثار اور فیاضی کا عملی نمونہ تھی آپ ﷺ نے کسی بھی سائل کو کبھی "نا" نہیں فرمایا بلکہ عطا کرنے کو اپنے لیے باعث راحت و مسرت جانتے تھے اور خندہ پیشانی ایسی کہ آپ ﷺ کا چہرہ مبارک ہر ملاقاتی کے لیے محبت و رحمت کا آئینہ دار ہوتا تھا۔ اور ہمہ وقت یہ مسکراہٹ مصنوعی نہیں بلکہ حسن و ملاحت کا ایک خوبصورت اور سحر انگیز معجزہ تھی۔

هو الحبیب من الرحمن رحمته　　للعالمین بایجادٍ من القدم(۲۶)

ترجمہ: وہ (محمد ﷺ) اللہ کے حبیب ہیں جن کی ذات تمام جہانوں کے لیے سراپا رحمت ہے۔ جنہیں عدم (کچھ نہ ہونے) سے وجود میں لایا گیا تھا۔

عائشہ باعونیہ نے اس شعر میں، رسول کریم ﷺ کو وجہ تخلیق کائنات اور عدم سے وجود کا ذریعہ بیان کیا ہے۔ جیسا کہ اللہ عزوجل نے نبی اکرم ﷺ کو مقامِ محبوبیت عطا کیا جبکہ بہت سے انبیا کرام کو خلیل روح قرار دیا۔ لہذا باعونیہ کا یہ شعر دو اہم ترین حقیقیوں کا احاطہ کرتا ہے۔ مقام محبوبیت اور مقامِ رحمت۔ ان کے نزدیک اس کائنات کا سارا نظام نظام محبت الٰہی پر قائم ہے اور بلاشبہ اس دائمی محبت کا محور و مرکز ذات مصطفی ﷺ ہے۔ اس شعر کا دوسرا حصہ "رحمۃ للعالمین" قرآن کریم کی سورۃ الانبیاء کی آیت نمبر ۱۰۷ کی شعری تفسیر ہے کیونکہ اللہ عزوجل کی صفت رحمانیت جب مجسم صورت میں کائنات میں تشریف لائی تو اس کا نام مبارک "محمد ﷺ" رکھا گیا اور بعد ازاں کائنات کا ایک بھی گوشہ ایسا نہ رہا جو رحمۃ اللعالمین کے ابرِ رحمت سے سیراب نہ ہوا ہو کیونکہ آپ ﷺ کی رحمت واسعہ کسی خاص نسل، جغرفیائی خطے، زبان، رنگ یا مخصوص قوم اور دور کے لیئے محدود نہیں تھی بلکہ آپ ﷺ تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجے گئے۔

شعر کا دوسرا مصرعہ فلسفۂ تخلیق اور حیات نو کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ بعثت رسول سے پہلے دنیا سماجی، اخلاقی اور روحانی سطح پر مکمل طور پر مردہ ہو چکی تھی، اور تمام انسانیت کفر، جہالت، ظلم، وحشت اور بت پرستی کے اندھیروں میں دفن ہو کر معنوی طور پر "عدم" کا شکار ہو چکی تھی۔ مگر رسول اعظم ﷺ نے دنیا میں علم، حسنِ اخلاق اور توحید کی ایسی شمع روشن فرمائی جس نے مردہ انسانیت کو جاوید اں "وجود" عطا کیا۔ قصۂ مختصر یہ کہ شاعرہ نے اس شعر میں اسلام کے مکمل فلسفہ تخلیق کائنات اور مقام محمد ﷺ کو سمو دیا ہے۔

زیرِ نظر تحقیق سے یہ واضح ہوا کہ عائشہ باعونیہ کی نعتیہ شاعری صرف محبت و عقیدت کے پر کیف جذبات کا اظہار نہیں بلکہ سیرت محمدی ﷺ کے عالمگیری پیغام رحمت کی ایک روحانی، فکری، اخلاقی اور جمالیاتی تعبیر بھی ہے اور انھوں نے اپنے شعری ادب میں نبی کریم ﷺ کی ذاتِ مبارکہ کو ایسے مرکز رحمت و ہدایت کے طور پر پیش کیا ہے جسکی روشنی انسانیت کے ہر دور، طبقے اور پوری کائنات کو اپنے دامن میں سموئے ہوئے ہے۔ یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ عائشہ نے اپنے جداگانہ صوفیانہ

اسلوب، لطیف و جمیل شعری پیکروں سحر انگیز اور مؤثر فنی اظہار کے ذریعہ سے رحمت محمدی ﷺ ان روشن پہلوؤں کو نمایاں کیا ہے جو دلوں میں محبت و سکون، کردار میں پختگی و پاکیزگی اور معاشرے میں امن وآشتی کے فروغ کا ذریعہ و سبب بنتے ہیں۔

خلاصۂ کلام یہ کہ باعونیہ کا نعتیہ ادب رحمت عالم ﷺ کے عالمگیری پیغام کا ایک مؤثر ترجمان ہے۔ ان کا علمی و شعری ورثہ نہ صرف نعتیہ ادب کا قیمتی متاع ہے بلکہ دور حاضر میں رواداری، محبت، اخلاقی اقدار، انسانی ہمدردی، امن، ہدایت، انسانی دوستی اور خیر کے فروغ کے لیئے ایک روشن مینار کی حیثیت رکھتا ہے ۔لہذا ضرورت اس امر کی متقاضی ہے کہ باعونیہ کے صوفیانہ ادب اور نعتیہ شاعری پر مزید تحقیقی کام کیا جائے تاکہ ان کے ادبی و فکری کارناموں کے وہ پہلو بھی منظر عام پر آسکیں جو تحقیق مطالعے اور توجہ کے منتظر ہیں۔

☆☆☆☆☆

حوالے

(۱) عبداللہ عباس ندوی: عربی میں نعتیہ کلام، (کراچی، میزان ادب، طبع اوّل، ۱۹۷۸ء)، ۲۹-۳۰۔

(۲) محمد بن على بن طولون صالحي: مفاكهة الخلان في حوادث الزمان، بيروت: دار الكتب العلمية طباعت اول ١٩٩٨م، عبد الحى بن احمد معروف به ابن العماد: شذرات الذهب في أخبار من ذهب ، تحقيق: عبد القادر، محمود الرناؤوظ، اشاعت: دارابن كثير، طباعت اول ١٩٩٣م، ١٠: ١٥٨؛ محمد رضا كحالة : أعلام النساء في عالمى العرب والإسلام ، بيروت :مؤسسة الرسالة ، ٣ / ١٩٦؛ زينب العاملي : الدر المنثور في طبقات ربات الخدور ، بيروت: دار المعرفة ١٣١٢هـ، ص: ٢٣٩؛ خير الدين للزركلي : الأعلام ، دار العلم للملايين ، ٢٠٠٢ م ، ٦٣١/٣

(۳) اسماعيل بن محمد أمين بغدادي: هدية العارفين أسماء المؤلفين وآثار المصنفين، استانبول: وكالة المعارف الجليلة، ١٩٥١م، ٣٤: ٢٧٢

(۴) محمد بن على بن محمد الشوكاني: البدر الطابع بمحاسن من بعد القرن السابع، بيروت: دار المعرفة؛ محمد بن على بن طولون صالحي: مفاكهة الخدان في حوادث الزمان؛ محمد بن عبدالرحمن السخاوي: الضوء اللامع لأهل القرن التاسع، بيروت: دار مكتبة الحياة.

(۵) ابن العمار: شذرات الذهب في أخبار من ذهب، ١٥٨/١٠؛ عمر رضاكحالة: أعلام النساء، ١٩٦/٣

(۶) زينب العاملي: الدر المنثور فى طبقات ربات الخدور، ص: ٢٣٩؛ حسن ربابعة: عائشة الباعونية شاعرة، دار إربد، ١٩٩٧م، ص: ٦٥

(۷) زينب بنت على العاملي: الدر المنثور في طبقات ربات الحذور ١: ٢٩٣.
شمس الدين محمد بن عبد الرحمن أبو المعالي: ديوان الإسلام، تحقيق سيد حسن كسروى، ط: ١، بيروت: داار الكتب العلمية، ١٩٩٠م، ١٣٩\١١

(۸) العاملي: الدر المنثور، ١: ٢٩٣

(۹) أبو المعالي: ديوان الاسلام، ۱\۲۳۹

(۱۰) نجم الدين محمد بن محمد الغزي: الكواكب السائرة بأعيان المئة العاشرة، تحقيق: خليل المنصور، بيروت: دار الكتب العلمية، ط: ۱، ۱۹۹۷م، ۱: ۲۸۸

(۱۱) عمر رضا كحالة: معجم المؤلفين، بيروت: دار احياء التراث العربي ۵: ۵۷.

(۱۲) ابن العماد: شذرات الذهب، ۱۵۸/۱۰

(۱۳) محمد محمود كالو: عائشة الباعونية شاعرة الشام وفاضلة الزمان، ص: ۹

(۱۴) عمر رضا كحالة: معجم المؤلفين، ۵: ۵۷

(۱۵) محمد محمود كالو: عائشة الباعونية، ص: ۹

(۱۶) ابن طولون، محمد شمس الدين: متعة الأذهان من التمتع بالإقتران بين الشيوخ والأقران، تحقيق: صلاح الدين خليل، بيروت: دار صادر۱۹۹۹ء، ط: ۱، ۲: ۸۷۸

(۱۷) عمر رضا كحالة: معجم المؤلفين،۲: ۲۹

(۱۸) عائشة بنت يوسف بن أحمد الباعونية: البديعية وشرحها فتح المبين في مدح الأمين، صفحة: ۱۱۶

(۱۹) الأنبياء: ۱۰۷

(۲۰) محمد محمود كالو: عائشة الباعونية شاعرة الشام و فاضلة الزمان، دار المجد للنشر، الطبعة الأولى، ۲۰۲۰م، ص: ۱۱

(۲۱) محمد محمود كالو: عائشة الباعونية شاعرة الشام و فاضلة الزمان، ص: ۱۲

(۲۲) عائشة بنت يوسف بن احمد الباعونية: البديعية وشرحها الفتح المبين في مدح الأمين، ص: ۱۱۳

(۲۳) البقرة، الآية: ۲۵۳

(۲۴) عائشة بنت يوسف بن احمد باعونية: البديعية وشرحها الفتح المبين في مدح الأمين، ۱۱۲

(۲۵) ایضاً،۱۳۷۔

(۲۶) ایضاً،۱۴۸۔

References

1. Abdullah Abbas Nadwi: Arabi mein Na‘tiya Kalam, Karachi: Mizan-e-Adab, 1978 , Taba Awwal, p. 29–30.
2. Muhammad bin Ali bin Tulun Salihi: Mufakihat al-Khullan fi Hawadith al-Zaman, Beirut: Dar al-Kutub al-Ilmiyyah, Taba'at Awwal, 1998, Abd al-Hayy bin Ahmad, Ma'ruf bi Ibn al-Imad: Shadharat al-Dhahab fi Akhbar man Dhahab, Tahqiq: Abd al-Qadir Mahmud al-Arnauz, Ishaat: Dar Ibn Kathir, Taba'at Awwal, 1993, 10\158.
   Muhammad Raza Kahalah: A'lam al-Nisa fi Alami al-Arab wa al-Islam, Beirut: Mu'assasat al-Risalah, 3/196
   Zaynab al-Amili: Al-Durr al-Manthur fi Tabaqat Rabat al-Khudur, Beirut: Dar al-Ma'rifah, 1312,p, 239.
   Khair al-Din al-Zirikli: Al-Alam, Dar al-Ilm lil-Malayin, 2002, 3\631.
3. Ismail bin Muhammad Amin Baghdadi: Hadiyyat al-Arifin Asma al-Mu'allifin wa Athar al-Musannifin, Istanbul: Wikalah al-Ma‘arif al-Jalilah, 1951, 34\272.

4. Muhammad bin Ali bin Muhammad al-Shawkani: Al-Badr al-Tabi bi Mahasin min Ba'd al-Qarn al-Sabi, Beirut: Dar al-Marifah,
   Muhammad bin Ali bin Tulun al-Salihi: Mufakahat al-Khullan fi Hawadith al-Zaman,
   Muhammad bin Abd al-Rahman al-Sakhawi: Al-Dow al-Lami li-Ahl al-Qarn al-Tasi, Beirut: Dar Maktabat al-Hayah.
5. Ibn al-Imar: Shadharat al-Dhahab fi Akhbar man Dhahab, 10/158.
   Umar Raza Kahalah: Alam al-Nisa, 3/196.
6. Zaynab al-Amili: Al-Durr al-Manthur, p. 239.
   Hasan Rabab'ah: Aishah al-Ba'uniyyah Sha'irah, Dar Irbid, 1997, p. 45
7. Zaynab bint Ali al-Amili: Al-Durr al-Manthur fi Tabaqat Rabat al-Khudur, 1/293.
   Shams al-Din Muhammad bin Abd al-Rahman Abu al-Ma'ali: Diwan al-Islam, Tahqiq: Sayyid Hasan Kasrawi, T: 1, Beirut: Dar al-Kutub al-Ilmiyyah, 1990, 139\1
8. Al-Amili: Al-Durr al-Manthur, 1/293.
9. Abu al-Ma'ali: Diwan al-Islam, 1/239.
10. Najm al-Din Muhammad bin Muhammad al-Ghazzi: Al-Kawakib al-Sairah bi Ayan al-Mi'ah al-Ashirah, Tahqiq: Khalil al-Mansur, Beirut: Dar al-Kutub al-Ilmiyyah, T: 1, 1997, 1/288.
11. Umar Raza Kahalah: Mu'jam al-Mu'allifin, Beirut: Dar Ihya al-Turath al-Arabi, 5/57.
12. Ibn al-Imad: Shadharat al-Dhahab, 10/ 158.
13. Muhammad Mahmud Kalu: Aishah al-Ba'uniyyah Sha'irat al-Sham wa Fadilat al-Zaman, p. 9.
14. Umar Rida Kahalah: Mu'jam al-Muallifin, 5/57.
15. Muhammad Mahmud Kalu: Aishah al-Ba'uniyyah, p. 9.
16. Ibn Tulun, Muhammad Shams al-Din: Mut'at al-Adhhan min al-Tamattu bi al-Iqtiran bayn al-Shuyukh wa al-Aqran, Tahqiq: Salah al-Din Khalil, Beirut: Dar Sadir, 1999, T: 1, 2/827
17. Umar Rida Kahalah: Mu‘jam al-Mu’allifin, 2/29.
18. Aishah bint Yusuf bin Ahmad al-Ba'uniyyah: Al-Badi'iyyah wa Sharhuha Fath al-Mubin fi Madh al-Amin, p. 116
19. Al-Anbiya: 107
20. Muhammad Mahmud Kalu: Aishah al-Ba'uniyyah Sha'irat al-Sham wa Fadilat al-Zaman, Dar al-Majd lil-Nashr, al-Taba'ah al-Ula, 2020, p.11
21. Muhammad Mahmud Kalu: Aishah al-Ba'uniyyah Sha'irat al-Sham wa Fadilat al-Zaman, p. 12
22. Aishah bint Yusuf bin Ahmad al-Ba'uniyyah: Al-Badi'iyyah wa Sharhuha Fath al-Mubin fi Madh al-Amin, p. 113
23. Al-Baqarah, al-Ayah: 253
24. Aishah bint Yusuf bin Ahmad al-Ba'uniyyah: Al-Badi'iyyah wa Sharhuha Fath al-Mubin fi Madh al-Amin, p. 112
25. Aishah bint Yusuf bin Ahmad al-Ba‘uniyyah: Al-Badi‘iyyah wa Sharhuha Fath al-Mubin fi Madh al-Amin, p. 137
26. Aishah bint Yusuf bin Ahmad al-Ba'uniyyah: Al-Badi‘iyyah wa Sharhuha Fath al-Mubin fi Madh al-Amin, p. 147

❖❖❖